ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

يَعْضُكُمْ بَعْضًا۔

اصل دین آمد کتاب اللہ مقدم داشتن ‖ پس حدیث مصطفےٰ از جان مسلم داشتن
سنت پر عمل چاہیے ؎

جواب۔ اس کا جواب خاتمہ میں آویگا کہ قیاس کسے کہتے ہیں اور اس کے احکام کیا ہیں۔

سوال (۷) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ جو حدیث صحیح ثابت ہو جاوے۔ وہ ہی میرا مذہب ہے لہذا ہم نے ان کے قول حدیث کے خلاف پاکر چھوڑ دیئے انشاء اللہ غیر مقلدوں کو اس سے زیادہ دلائل نہ ملیں گے ان ہی کو بنا بگاڑ کر یا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔

جواب:۔ بیشک امام صاحب کا یہ حکم ہے کہ اگر میرا قول کسی حدیث کے مقابل واقعہ ہو جائے تو حدیث پر عمل کرنا میرے مذہب پر عمل کرنا ہے۔ یہ تو امام صاحب کا انتہائی تقویٰ ہے اور واقعہ بھی یہ ہے کہ قیاس مجتہد وہاں ہوتا ہے جہاں نص موجود نہ ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں دنیا میں ایسا کون محدث ہے جو احادیث کا اس قدر علم رکھتا ہو کہ تمام احادیث پھر اس کی تمام اسنادوں پر اطلاع رکھتا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ امام صاحب نے یہ حکم کس حدیث سے لیا ہے۔ ہم لوگوں کی نظر صحاح ستہ سے آگے نہیں ہوتی پھر کس طرح فیصلہ کر سکتے ہیں کہ امام کا یہ فرمان کسی حدیث سے ماخوذ نہیں یوں تو حدیث میں بھی آتا ہے (مقدمہ تفسیر آت احمدیہ صفحہ ۴)

اِذَا بَلَغَكُمْ مِنِّيْ حَدِيْثٌ فَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ وَافَقَهٗ فَاقْبَلُوْهُ وَاِلَّا فَرُدُّوْهُ۔ ‖ جب تم کو میری کوئی حدیث پہنچے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر اسکے موافق ہو تو قبول کر لو ورنہ رد کر دو۔

تو اگر کوئی چکڑالوی کہے کہ بہت احادیث چونکہ خلاف قرآن ہیں اس لئے ہم حدیث کو چھوڑتے ہیں قرآن میں ہے کہ میراث تقسیم کرو حدیث میں ہے کہ نبی کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ جس طرح یہ کلام مردود ہے تمہارا قول بھی رد ہے۔

سوال (۸) امام اعظم کو حدیث نہیں آتی تھی۔ اس لیئے ان کی روایات بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ سب ضعیف

جواب:۔ امام اعظم بہت بڑے محدث تھے۔ بغیر حدیث دانی اس قدر مسائل کیسے استنباط ہو سکتے تھے ان کی کتاب مسند امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی کتاب مؤطا امام محمد سے ان کی حدیث دانی معلوم ہوتی ہے حضرت صدیق اکبرؓ کی روایات بہت کم ملتی ہیں تو کیا وہ محدث نہ تھے کمی روایت احتیاط کی وجہ سے ہے۔ امام صاحب کی تمام روایات صحیح ہیں کیونکہ ان کا زمانہ حضور سے بہت قریب ہے بعد میں بعض روایات